اگر آپ ''علوم اسلامیہ'' کے مستقبل مضمون نگار/ مقالہ نگار بن سکتے ہیں تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مضامین اردو، عربی انگریزی اور سندھی زبان میں تحریر کئے جا سکتے ہیں۔ علوم اسلامیہ دنیا بھر کی لائبریریوں تحقیقی مراکز اور عام قارئین کو پیش کی جائیگی۔

اساتذہ کرام اہل علم وتحقیق سے گزارش ہے کہ وہ ''علوم اسلامیہ'' کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ ہر ممکنہ تعاون فرمادیں جزاک اللہ خیرا فی الدنیا والاخرۃ

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

چیف ایڈیٹر

ہماری ویب سائٹ پر مجلّہ کا مفت مطالعہ کریں

www.auicks.org

ویب سائٹ پر ''میرج بیورو'' کے نام سے نیا شعبہ قائم کیا جارہا ہے اساتذہ کرام خود اپنے یا متعلقین کے رشتوں کے لئے مقررہ فارم کے اندراجات مکمل کرنے کے بعد امیدوار کا اصلی یا فرضی نام مع جملہ کوائف ویب سائٹ پر جاری کردیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے ملک یا بیرون ممالک سے پیش کردہ پتہ پر رجوع کرکے باہمی امور طے کرلیں گے۔

مزید معلومات کے لئے ممبران میرج بیورو کمیٹی

☆ پروفیسر بلقیس اختر صاحبہ
☆ پروفیسر نفیسہ قدوانی صاحبہ
☆ پروفیسر سعیدہ پروین صاحبہ
☆ پروفیسر قیصر انوار صاحبہ
☆ پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ
☆ پروفیسر تسنیم کوثر صاحبہ

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ)

صدر انجمن: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پتہ: مکان نمبر 162 سیکٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کراچی، فون: 021-6659703

تحقیقی مقالات کی ترتیب وتدوین کے اصول

(ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی اور تخصص کے تھیس لکھنے والے

ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع ومانع رہنما کتاب)

ترجمہ

کیف تکتب بحثا أو رسالة دراسة منهجية

(زیر طبع)

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی الازہری

(استاذ جامعۃ الازہری جامعہ قاہرہ وکیمرج یونیورسٹی برطانیہ)

مترجمین

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

صدر شعبہ اسلامیات قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج

سپروائزر ایم فل/ پی ایچ ڈی ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان

وفاقی اردو یونیورسٹی۔ کراچی یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحمن

سابق پروفیسر بہاولپور یونیورسٹی

اداریہ 8

عہد حاضر اور ہم

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب — گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ — ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود — فقیر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے — طبع زمانہ تازہ کر جلوہ بے حجاب سے

انسانی دل و دماغ کی تعمیر اور اس کی ذہنی قوتوں کی نشو و ارتقاء کا واحد ذریعہ تعلیم و تربیت ہے، پند و نصیحت، وعظ و تلقین اور تذکیر و موعظت بلاشبہ نافع اور ضروری ہیں۔ لیکن اُن سے ذہن نہیں بنایا جاسکتا۔ یہ چیزیں بنے بنائے ذہن میں صرف روحانی انبساط، شگفتگی اور وسعت پیدا کرسکتی ہیں۔ اس لیے کسی قوم کا ذہن بنانے اور دل و دماغ کو کسی خاص سانچے میں ڈھالنے کے لیے صرف تعلیم ہی ایک موثر اور پائیدار ذریعہ ثابت ہوئی ہے، جس نے تاریخی طور پر ہمیشہ ہی ذہن سازی کا اثر دکھلایا ہے۔

مسئلہ تعلیم کی اہمیت اور اوّلیت کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے خلافت کا مسئلہ اٹھا کر تخلیق آدم کے بعد سب سے پہلے جس مسئلہ کی طرف توجہ منعطف فرمائی وہ مسئلہ تعلیم تھا، اور وہ بھی اس شان سے کہ آدم علیہ کو سکھانے پڑھانے کا ذمہ بلاواسطہ خود ہی لیا۔ خود ہی انہیں تعلیم دی۔ اور پھر خود ہی انہیں امتحانی مقابلہ میں کامیاب ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ جس سے خلافت اور تنظیم عالم کا مسئلہ خود بخود حل ہوگیا۔

پھر انسانوں سے دنیا آباد ہوجانے پر تمام انسانی حلقوں میں، ہر ملت میں اور ہر قوم میں انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار مقدسین کا یہ قافلہ دنیا کے

اِس سرے سے اُس سرے تک گھمایا گیا۔

یہ نفوسِ قدسیہ ہر خطہ زمین اور ہر ملت انسانی میں آفتاب و ماہتاب بن کر نمایاں ہوئے اور کسی خطہ زمین کو اپنے نور کی بارش سے محروم نہیں فرمایا۔ تبصریح حافظ ابن کثیر عراق میں حضرت ابراہیم، حجاز میں حضرت ہود و صالح، شام میں عیسیٰ و یحییٰ، مصر میں حضرت موسیٰ و یوسف، مغربی دمشق میں حضرت صادق وصدوق وشلوم، آذربائیجان میں حضرت حنظلہ ابن صفوان، موصل ونینویٰ میں حضرت یونس، اُردن میں حضرت شمویل، سبا ویمن کے لیے حضرت سلیمان، ہند میں حضرت آدم وشیث، سدوم وغیرہ کے علاقوں میں حضرت لوط اور آخر میں پورے عالم کے لیے حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین آئے۔ علمی کمالات اور عمل و اخلاق کی پاکیزہ سیرتوں کے ساتھ آئے اور ہر نوع کے اخلاقی، طبیعی، ریاضی، عقلی اور الہیاتی علوم سے دنیا کو نوازتے ہوئے آئے۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کی فطری صلاحیتوں کو ابھار کر انہیں سعادت و خلافت کے بلند مقامات تک پہنچایا۔ جس سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس اندھیری دنیا کا اجالا صرف مسئلہ تعلیم ہی سے وابستہ ہے۔ اسی اہمیت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے آپ ﷺ نے علماء واساتذہ کے مقام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

العلماء ورثۃ الانبیاء۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں

علماء کی پہلی جماعت درس گاہ نبوی ﷺ سے تیار ہوئی جنہیں اصحاب صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان میں مقامی و بیرونی دونوں طلباء حصول علم کے لئے شریک ہوتے تھے حضرت انسؓ کے بقول یہ تعداد ۶۰ ہوتی تھی حضرت ابو ہریرہؓ کے بقول ستر تھی بسا اوقات یہ تعداد دوسو اور چارسو تک پہنچ جاتی تھی اس درس گاہ میں ہر قومیت ہر صنف ہر عمر اور ہر طبقہ کے لوگ شریک ہوتے تھے، لیکن جن طلباء نے اپنے کو حصول علم کے لئے وقف کردیا تھا انہیں اصحاب صفہ کہا جاتا تھا یہ لوگ ہر موسم میں ایک کپڑے پر گذارا کرتے جو مل جاتا کھا لیتے تھے کہا جاتا ہے یہ کپڑا چادر اون (صوف) کی ہوتی تھی اس لئے ان صحابہ کو اصحاب صفہ کہا گیا، مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے گھر کے برابر میں ایک چبوترہ پر مستقل قیام رہتا تھا (یہ چبوترہ مجلہ کے